(EDITORIAL)

اداریہ

کچھ نسبت کی مناسبت سے

ہمارا تازہ شمارہ جس تازگی بھرے پر بہار مہینہ میں آپ کی نظر کی نذر ہے، وہ خدا سے منسوب ہے۔ ویسے ہر مہینہ، ہر سال، ہر دن، ہر پل اسی واجب الوجود بے نیاز زمان ومکان کا ہے۔ پھر بھی اس خاص نسبت کی کچھ تو حکمت ہوگی۔ یہ بات اپنی جگہ، سر دست کچھ نسبت کے بارے میں بات ہوجائے۔ نسبت یا اضافت تعریف وتعارف کی محتاج نہیں ہے۔ ویسے ہمارے عرف عام میں جسے نسبت کہا جاتا ہے وہ ایک خاص موقع سے متعلق ہوتی، اسے منگنی بھی کہتے ہیں۔ (منگنی زیادہ برمحل اور بامعنی ہے) منگنی کے علاوہ نسبت کا دائرہ بہت زیادہ وسیع اور ہمہ گیر ہے۔ بیسویں صدی کے مقتدر ماہر طبیعات (physicist)، سائنسداں فلسفی آئنس ٹائن نے تو زمان ومکان سب کو 'اضافی' کہا، سمجھا اور سمجھایا۔ اس کی یہ سوچ نظریۂ اضافیت (Theory of Relativity) کے نام سے مشہور ہے اور کوئی ثابت شدہ سائنسی قانون نہ ہوتے ہوئے بھی آج کافی حد تک سائنس کی دنیا پر چھائی ہوئی ہے بلکہ حکمراں ہے اور بہت سے تجربوں اور تحقیق کا موضوع رہی ہے۔ یہاں اس نظریہ کی صحت پر کوئی بحث مقصود نہیں ہے، نہ ہی اس کا یہ صفحہ متحمل ہوسکتا، نہ ہی یہ ناچیز قلم اس کا اہل ہے۔

لیکن اس میں ایک بات ہمارے مطلب کی بھی نکلتی ہے۔ اس نظریہ کے مطابق کسی چیز کی اضافی رفتار جتنی تیز ہوتی جائے گی اس کا اضافی وقت اسی حساب سے تیزی سے سمٹتا جائے گا۔ اگر رفتار روشنی کی رفتار (اب تک معلوم سب سے تیز رفتار) کے برابر ہوجائے گی تو وقت 'صفر' ہوجائے گا یعنی بالکل ٹھہر جائے گا۔ اگر رفتار روشنی کی رفتار سے بھی آگے نکل جاتی ہے، تو وقت منفی ہوجائے یعنی مائنس (minus) میں چلا جائے گا۔ اس سے نظری طور سے سہی فخر موجودات، باعثِ تخلیق زمان ومکان کی معراج کی بات معقول حدوں میں آجاتی ہے۔ ورنہ کچھ مسلمان اس رفتار کی تیزی اور وقت کے تیزی سے سمٹنے، ٹھہرنے اور پلس (+) سے مائنس (-) ہونے کی بات کی گہرائی سے گھبرا کر روحانی معراج کے معتقد ہو کے رہ گئے۔

بات نسبت کی ہو رہی، معراج تک پہنچ گئی۔ یہ مستحق بھی اس کی ہے۔ بہر حال نسبت کی اپنی اہمیت ہے، نسبت کی بات بڑی۔ جس سے نسبت ہو، اس کی عظمت ومنزلت سے نسبت اتنی ہی بڑی اور اہم ہوجاتی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک بات اٹل 'پکی' پتھر کی لکیر ہے کہ اصل میں ہر نسبت خدا سے حقیقی اور بنیادی ہوتی ہے۔ ورنہ اور ہر نسبت محض اعتباری مجازی ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے بھی نسبت کی اہمیت کچھ کم نہیں ہوتی جیسے ہر تعریف اسی ذات مطلق تک پہنچتی ہے ویسے ہی ہر اعتباری نسبت کا سرا اسی لامکان ولامتناہی ہستی تک جاتا ہے۔ ہر وہ نسبت قابل قدر ہے جو بے جا، ناحق اور بے انصافی کی حدوں کو چھوئے بھی نہ۔

جہاں تک ماہ مبارک کا خدا کا مہینہ کہے جانے کا تعلق ہے، یہ خاص نسبت ہے سب مومنوں کو یہ خاص نسبت مبارک ہو، اس ماہ کی خاص برکتیں، سعادتیں، رحمتیں اور نعمتیں مبارک اور اس سے ملی عید سعید مبارک۔

م۔ر۔عابد